بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تشریعی و غیر تشریعی نبوّت

کا نظریہ نہ صرف یہ کہ:-

مطلقاً غیر قرآنی ہے بلکہ رسولؐ خاتم النبیّین کے بعد نبیوں کی آمد کا ایک مخصُوص چور دروازہ ہے

● اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ کریم میں انتہائی صراحت و وضاحت کے ساتھ اعلان کر رکھا ہے کہ جُملہ رُسل انبیاء کو ایک ہی دین اور ایک ہی شریعت دے کر بھیجا گیا تھا کسی بھی نبی رسول کا، کسی بھی نبی رسول سے نہ دین ہی مختلف تھا اور نہ شرع ہی متضاد و متخالف تھی۔ لیکن علماءِ روایات کے متفقہ اور مسلّمہ نظریات یہ ہیں کہ انبیاءِ سابقین کی شریعتیں باہم جُدا جُدا تھیں۔ ہر نیا نبی سابقہ نبی کی شریعت کو منسوخ کرنے آیا تھا۔

بہن بھائیوں کا باہمی نکاح

● مثال کے طور پر علماءِ روایات کا مشہور مسئلہ ہے کہ حضرت آدم کی شریعت میں بہن بھائیوں کا نکاح حلال تھا جسے بعد والے نبی نے منسوخ کیا۔ پھر کسی نبی کی شریعت میں دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کی اجازت تھی جو بعد کی شریعت میں منسوخ کر دی گئی۔ حالانکہ ارشادِ خداوندی یہ ہے:- لَا تَبۡدِيۡلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۱۰/۶۴ = اللہ تعالیٰ کے قوانین کیلئے تو بدلنا ہے ہی نہیں۔ لیکن روائتی مذہب میں اِس تنسیخِ شرائع کے مسلسل عمل کو اِس عقیدہ کے ساتھ آنحضور سلامٌ علیہ پر ختم کیا گیا ہے کہ آپؐ کو آخری مکمل شریعت دے کر مبعوث کیا گیا تھا۔ جو سابقہ جُملہ انبیاء کی شریعتوں کی ناسخ ہے۔ حالانکہ علماءِ کرام کے اِس متفقہ مسلّمہ عقیدہ کے خلاف چودہ سو سال سے اللہ تعالیٰ کا یہ اعلانِ عام، اُس کی مقدّس کتاب قرآنِ کریم میں بالفاظِ ذیل درج ہے:-

• شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى ۱۳/۴۲= (ایمان والو!) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اُسی دین کی شرع فرمائی ہے جس کا نوحؑ کو حکم دیا گیا تھا۔ اور اے رسولؐ یہ وہی دین معہ شرع ہے جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اور یہ وہی دین معہ شرع ہے جس کا حضراتِ ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو حکم دیا گیا تھا۔

آمدِ انبیاء کا چور دروازہ

• آیتِ بالا کے اعلانِ عام کے مطابق اِس تصوّر کی گنجائش تک مفقود ہو چکی ہے کہ جماعتِ انبیاء سلامٌ علیہم کی شریعتیں ایک دوسری سے مختلف تھیں۔ جیسے کہ ابتدائی دَور کے مشہور نبی حضرتِ نوحؑ کا اسمِ گرامی پیش کیا گیا ہے اور درمیانی دَور کے معروف ترین نبی حضرتِ ابراہیم اور اُن کے بعد والے انبیاء موسیٰ اور عیسیٰ سلامٌ علیہم کے اسماءِ گرامی پیش کرنے کے ساتھ ہی اپنے آخری نبی رسول محمد عربی سلامٌ علیہ کو مخاطب کر کے اعلانِ عام کر دیا گیا ہے کہ ابتدائی، وسطی اور آخری جُملہ انبیاء سلامٌ علیہم کو ایک ہی دین معہ ایک ہی شرع دیکر مبعوث فرمایا گیا تھا۔ اِن سب کا دین اور شریعت نہ ایک دوسرے کے متخالف تھے اور نہ ناسخ و منسوخ۔ لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ عرض کیا جا رہا ہے کہ علماءِ متقدمین و متاخرین نے نہ صرف یہ کہ اِس خداوندی اعلانِ عام کی مخالفت کا ارتکاب کیا، بلکہ رسول خاتم النبیّین سلامٌ علیہ کے بعد قیامت تک نبیوں کی آمد کے لئے ایک مخصوص چور دروازہ کھول دیا ہوا ہے۔

• یہ تو آپ ۱۳/۴۲ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ ہر نبی کو ایک ہی دین اور ایک ہی شریعت عطا کی گئی تھی۔ لیکن علماءِ متقدمین و متاخرین نے اس ضمن میں یہ عجیب و غریب غیر قرآنی نظریہ قائم کر رکھا ہے کہ آنحضور سلامٌ علیہ تک تو اللہ تعالیٰ نے خود اپنی نازل کردہ شریعتوں کی تنسیخ کا سلسلہ جاری رکھا۔ لیکن آپ کے بعد اِسے اِس طرح ختم کر دیا کہ اب آنحضور سلامٌ علیہ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا نبی کوئی نہیں آئے گا البتہ آنحضورؐ کی شریعت کے تابع نبی آتے رہیں گے۔

تشریعی و غیر تشریعی نبی

• چنانچہ علماءِ روایات کی اصطلاح میں آنحضورؐ سمیت سابقہ جُملہ انبیاء جو بقول اُن کے اپنی لائی ہوئی نئی شریعت کے ساتھ، اپنے سے پہلے نبی کی شریعت کو منسوخ کرتے رہے اُنہیں تشریعی نبی کہا جاتا ہے۔ اور بقول علماءِ کرام آنحضورؐ کے

بعد آنے والے نبی ایسے ہوں گے جو کوئی نئی شریعت نہیں لائیں گے۔ بلکہ آپؐ ہی کی شریعت کے تابع رہ کر تبلیغِ دین کرتے رہیں گے۔ علماءِ روایات کی اصطلاح میں اُنہیں غیر تشریعی نبی کہا جاتا ہے۔ اور جیسے کہ آگے چل کر علماءِ متقدمین و متاخرین میں سے بڑے بڑے مشہور و معروف علماء کے اقوال سے ثابت کیا جائے گا، اِن حضرات نے یہ نظریہ پیش کر رکھا ہے کہ اِس قسم کے غیر تشریعی نبی قیامت تک آتے رہیں گے۔

آئتِ خاتم النبیّین سے صِرف تشریعی نبیوں کا خاتمہ مفاد ہے

- بالفاظِ دیگر علماءِ روایات کے مندرجہ بالا نظریہ کے مطابق مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (۳۳/۴۰) کے الفاظ میں تشریعی نبیوں کی آمد کے خاتمہ کی خبر دی گئی ہے۔ غیر تشریعی نبیوں کی آمد کے خاتمہ کا اعلان نہیں کیا گیا۔ یعنی آنحضورؐ کی شریعت کے تابع نبی قیامت تک آتے رہیں گے۔ (اِن سطور کے مطالعہ سے آپ کے ذہن میں یہ سوال بار بار اُبھر رہا ہو گا کہ علماءِ کرام نے تو ایسا کوئی تصوّر نہیں دیا۔ گذارش ہے کہ گھبرائیے مت۔ آپ کے اس سوال کا جواب آگے آرہا ہے)۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوٰیِ نبوّت علماءِ روایات کے اِسی نظریہ کی پیداوار ہے

- تو اِس طرح جب غیر تشریعی نبیوں کے نام سے علماءِ کرام نے انبیاء کی آمد کا چور دروازہ خود کھول رکھا ہے۔ تو اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اِس دروازے سے غیر تشریعی نام کے نبی آنے شروع ہو گئے۔ جن میں سے ایک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی ہیں۔ لیکن ہوا یہ کہ جب علماءِ روایات کے اپنے کھولے ہوئے دروازے سے مرزا صاحب تشریف فرما ہوئے اور غیر تشریعی نبوّت کا دعوٰی کیا تو اُن کے عہد کے علماءِ روایات نے غیر تشریعی نبیوں کی آمد کے نظریہ کا انکار کر دیا۔ مگر افسوس کہ میزانِ صداقت پر دونوں ہی پُورے نہیں اُترے۔ جیسے کہ دَورِ حاضر کے علماءِ کرام اپنے جن علماءِ متقدّمین کو اپنے امام و مقتدا تسلیم کرتے ہیں اُن کی تحریروں کے مطابق اِن پر لازم آتا ہے کہ غیر تشریعی انبیاء کی آمد کے عقیدہ کو تسلیم کریں۔ اور دُوسری طرف معیارِ صداقت کے مطابق مرزا صاحب کیلئے ضروری تھا کہ جب آپ نے غیر

تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور اپنے آپ کو شریعتِ محمدی کا تابع نبی بتایا تھا تو پھر اُس شریعت کی حدود کو پھاندنے سے پرہیز کرتے جو آنحضورؐ پر نازل کی گئی تھی۔

جہاد منسُوخ

● لیکن مرزا صاحب نے تنسیخ جہاد کے ذریعہ خود ثابت کر دیا کہ آپ کا غیر تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ غلط ہے۔ جیسے کہ مرزا صاحب کا اعلان تبلیغِ رسالت جلد نہم صفحہ ۴۷ پر بالفاظِ ذیل درج ہے:-

● "آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم کیساتھ بند کیا گیا۔ اب اِس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اُٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اُس رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے، جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرمادیا کہ:- مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں"۔ اِس سے آگے صفحہ ۴۹ پر لکھا ہے:-

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے — دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نُورِ خدا کا نزُول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دُشمن ہے وُہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — مُنکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد (العیاذُ باللہ)

(اعلانِ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مندرجہ تبلیغِ رسالت جلد نہم مؤلّفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی۔ ماخوذ از قادیانی مذہب الیاس برنی صفحہ ۲۱۴)

یہ ہیں عقیدہ غیر تشریعی نبوّت کے برگ وبار کہ:۔

● جہاد جیسے اُس مسئلہ پر خطِ تنسیخ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ جس کے بغیر اہلِ اسلام کے وجود کی بقا تک کا تصوّر ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اور جس کی فرضیّت قرآنِ کریم میں اُنہی الفاظ میں درج ہے جن الفاظ میں رمضان کے روزے، نماز اور قصاص فرض کیا گیا ہے:۔

● كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ۲/۱۸۳ = ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔

● كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ ۲/ ۱۷۸ = ایمان والو! تم پر قصاص لینا فرض کیا گیا ہے۔

● كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ ۲/ ۲۱۶ = ایمان والو! تم پر قتال (جہاد بالسّیف) فرض کیا گیا ہے۔

● اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○ ۴/ ۱۰۳ = بیشک مومنوں پر الصّلٰوۃ مقررہ اوقات پر فرض کی گئی ہے۔

غیر تشریعی نبوّت کے دعویدار نے موت کو زندگی پر ترجیح دی ہے

● مسئلہِ جہاد کی اہمیّت ۱۹۶۵ء میں بھی بھارت کے جارحانہ حملہ کے وقت نمایاں ہو چکی تھی اور ۱۹۷۱ء کے بھارتی حملہ سے بھی نکھر کر عیاں ہو گئی ہے کہ کیا یہ کسی بھی دَور میں اہلِ اسلام کے عقیدہ و ایمان سے خارج کیا جا سکتا ہے؟ اور کیا اہلِ اسلام جذبہ ٔجہاد کے بغیر کرّۂ ارض پر زندہ رہ سکتے ہیں؟ لیکن غیر تشریعی نبوت کے دعویدار نے مسئلہِ جہاد پر خطِ تنسیخ کھینچ کر قومی زندگی پر قومی مَوت کو ترجیح دی ہے۔ العیاذُ باللہ!

رجوع اِلی المطلب

● ہمارا عنوان یہ ہے کہ تشریعی اور غیر تشریعی نبوّت کا نظریہ خود علماءِ متقدّمین نے قائم کیا اور آنحضور سلامٌ علیہ، جن کے متعلق ۳۳/ ۴۰ میں خاتم النبیّین کے مخصوص الفاظ میں اعلان کیا گیا ہے کہ آپ وہ ذاتِ گرامی تھے، جس کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا گیا تھا، اِس قرآنی فیصلے کے خلاف صدیوں پہلے سے علماءِ کرام ہی نے یہ تصوّر پیدا کر لیا کہ آپ کے بعد غیر تشریعی نبی آتے رہیں گے۔ یاد رہے کہ اُن کے سامنے ذیل کی آئتِ خاتم النبیّین بدستور موجود تھی:۔

● مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط ۳۳/ ۴۰ = ایمان والو! محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن وہ اِس صورت میں قیامت تک کی اُمت کے دینی باپ ہیں کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور آپ وُہ ذاتِ گرامی ہیں جس کیساتھ نبیوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ:۔

خَاتَم بفتح تا، فَاعَلٌ کے وزن پر اسم آلہ ہے۔ اب آلہ وہ ہوتا ہے جس کے ساتھ کوئی کام کیا جاتا ہے۔ جیسے کہ قَابَرٌ اُس کسّی وغیرہ کو کہا جاتا ہے جس کے ساتھ قبر کھودی جاتی ہے۔ کَاتَبٌ کا معنیٰ ہے قلم، یعنی وہ آلہ جس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ اور ضَارَبٌ سے مراد وہ آلہ ہے جس کے ساتھ مارا جائے۔ بالفاظِ دیگر قَابَرٌ کا معنیٰ ہے،

مَا قُبِرَ بِہٖ ۔ کَاتَبٌ کا معنٰی ہے، مَاکُتِبَ بِہٖ ۔ اور ضَارَبٌ کا معنٰی ہے، مَاضُرِبَ بِہٖ۔ تواِسی طرح خَاتَمٌ کا معنٰی صاف ہے مَا خُتِمَ بِہٖ۔ اور خاتم النبیّین کا معنٰی ہے:۔ اَلَّذِیْ خُتِمَ بِہِ النَّبِیِیُّوْنَ ۔ یعنی وہ ذاتِ گرامی جس کے ساتھ نبیوں کی آمد ختم کردی گئی ہے۔

ایک ضروری نوٹ

● ذیل میں جن بزرگوں کے نام سے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔ ہمیں اُن کا پُورا احترام ہے۔ ہمارا تبصرہ اُن کتابوں کے مندرجات پر ہے جو اُن کے نام سے ہم تک پہنچی ہیں۔

ا۔ محترم ابنِ عربیؒ

● علماءِ متقدمین کے سامنے آئت بالا ۴۰/۳۳ کے مذکورہ بالا معنے یقیناً یقیناً موجود تھے، جن سے نِکھر نِکھر کر عیاں ہو رہا ہے کہ آنحضور کے ساتھ نبیوں کی آمد ختم کردی گئی ہے۔ نیز علماءِ متقدمین لفظ **ختم** کے سہ حرفی مادہ خ۔ت۔م کے بنیادی معنوں سے بھی بے خبر نہیں تھے۔ کہ اِس کا معنٰی ہی کسی چیز کا ختم ہو جانا ہے۔ جیسے کہ خَتَمَ الْمَآءُ کا معنٰی ہے پانی ختم ہو گیا، اور خَتَمَ الطَّعَامُ کا معنٰی ہے کھانا ختم ہو گیا........ اِس لئے اُن حضرات نے خاتم النبیّین کے صحیح معنوں کی مخالفت نہیں کی بلکہ یہ تصوّر دیا ہے کہ اِس آئت مجیدہ ۴۰/۳۳ میں آنحضور کے ساتھ تشریعی نبیوں کی آمد ختم کی گئی ہے، غیر تشریعی نبیوں کی آمد پر اِن الفاظ میں کوئی پابندی نہیں لگائی گئی۔ چنانچہ شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی نے فتوحاتِ مکّیہ میں لکھا ہے:۔

● اِنَّ النُّبُوَّةَ الَّتِیْ انْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ھِیَ نَبُوَّةُ التَّشْرِیْعِ لَا مَقَامُھَا فَلَا شَرْعَ یَکُوْنَ نَاسِخًا لِشَرْعِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَلَا یَزِیْدُ فِیْ شَرْعِہٖ حُکْمًا اٰخَرَ وَ ھٰذَا مَعْنٰی قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنَّ الرِّسٰلَتَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ اَیْ لَا نَبِیَّ یَکُوْنُ عَلٰی شِرْعٍ یُخَالِفُ شَرْعِیْ بَلْ اِذَا کَانَ یَکُوْنُ تَحْتَ حُکْمِ شَرِیْعَتِیْ ''[1] (فتوحاتِ مکیہ جلد دوم صفحہ ۳)

(ترجمہ) وہ نبوّت جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے منقطع ہوئی وہ صرف تشریعی نبوّت ہے نہ کہ مقامِ نبوّت۔ پس اب کوئی شرع نہ ہو گی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرع کی ناسخ ہو۔ اور نہ آپ کی شرع میں کوئی حکم بڑھانے والی شرع ہو گی۔ اور یہی معنے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے، کہ اِنَّ الرِّسٰلَتَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ یعنی (مراد آنحضرت کے اِس قول کی یہ ہے کہ) اب کوئی ایسا نبی نہیں ہو گا جو میری شریعت کی مخالفت شریعت پر ہو بلکہ جب بھی کوئی نبی ہو گا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہو گا۔[2]

دیکھا آپ نے کہ:۔

● محترم ابنِ عربی صاحب کے اقتباسِ بالا میں ذیل کی روائتِ منسوب درج ہے، جو عین آئتِ خاتم النبیّین کے مطابق ہے کہ آنحضور نے فرمایا:۔ اِنَّ الرِّسٰلَتَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ [۳] یعنی اب رسولوں اور نبیوں کی آمد منقطع ہوچکی ہے۔ پس اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہی آئے گا اور نہ کوئی نبی ہی آئے گا۔ اِس پر ابنِ عربی صاحب نے تبصرہ کرتے ہوئے، جو مندرجہ بالا خط کشیدہ الفاظ ۱، اَیْ کیساتھ اپنی طرف سے بڑھائے ہیں۔ اور جِن کا اُردو ترجمہ خط کشیدہ الفاظ ۲ میں اُوپر درج ہے وہ بھی آپنے ملاحظہ فرمالیاہے کہ یہ تصوّر کس طرح خانہ زاد ثابت ہوتا ہے کہ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ میں تشریعی رُسل انبیاء کی آمد کی نفی کی گئی ہے۔ غیر تشریعی رُسل انبیاء کی نہیں۔

● اب یہ فیصلہ کرنا خود قارئینِ کرام کا کام ہے کہ کیا خط کشیدہ الفاظِ بالا ۳ میں، اِنَّ الرِّسٰلَتَ وَالنُّبُوَّۃَ کے ساتھ کہیں تشریعی کی قید موجود ہے جس سے قَدِ انْقَطَعَتْ کا عمل تشریعی نبیوں پر وارد ہو کر نام نہاد غیر تشریعی نبیوں کی آمد کا دروازہ کھول رہا ہو۔ نیز اُنہی الفاظ میں، فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ کے ساتھ کہیں تشریعی کی قید لگی ہوئی ہے کہ اِن الفاظ سے تشریعی اور غیر تشریعی انبیاء کا تصوّر پیدا ہوتا ہو، اور تشریعی نبیوں کی آمد کا خاتمہ اور غیر تشریعی انبیاء کی آمدِ جاریہ ثابت ہوتی ہو...... اس سے پہلے سابقہ صفحات میں آئتِ خاتم النبیّین ۴۰ / ۳۳ کے مطابق تفصیلاً بتایا جاچکاہے کہ قرآنِ کریم کی رُو سے آنحضور کے بعد نبیوں کی آمد مطلقاً ختم ہوچکی ہے۔ لیکن ۴۰ / ۳۳ کی اِس حقیقتِ نیمروز کے خلاف محترم ابنِ عربیؒ نے یہ گل افشانی فرمائی ہے:۔

● ''وَمِنْ جُمْلَةِ مَافِیْهَا تَنْزِیْلُ الشَّرَائِعِ فَخَتَمَ اللّٰهُ هٰذَا التَّنْزِیْلِ بِشَرْعِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ (فتوحات مکیہ جلد دوم صفحہ ۵۵۔۵۶) ترجمہ:۔ اور سب چیزوں میں سے ایک ہے شریعتوں کا نازل کرنا۔ پس اللہ تعالیٰ نے شریعتوں کے نزول کو شرعِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ختم کردیاہے۔ پس (اس جہت سے آنحضور) تھے خاتم النبیّین۔

● دیکھا آپ نے! یہ ہے آئتِ خاتم النبیّین کا مفہوم محترم ابنِ عربی کا پیش کردہ کہ نبیوں کی آمد ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ نام نہاد ناسخ شریعتوں کی تنزیل ختم ہوئی ہے۔ اِسکے بعد مزید کہا گیاہے:۔ (فتوحاتِ مکیہ جلد دوم صفحہ ۶۴) ترجمہ:۔ پس نبوت کُلی طور پر نہیں اُٹھ گئی۔ اِسی لئے ہم نے کہاہے کہ صرف تشریعی نبوّت اُٹھی ہے۔ اور یہی معنٰی ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کا۔

● افسوس ہے کہ پہلے تو تشریعی اور غیر تشریعی انبیاء کی تمیز بلا دلیل پیدا کرلی گئی ہے۔ اور پھر تشریعی نبیوں کے خاتمے اور نام نہاد غیر تشریعی نبیوں کی آمد کا تصوّر اِسی ذہنی نظریہ پر قائم کیا گیا ہے۔ حالانکہ ۴۲/۱۳ شَرَعَ لَکُمْ مِنَ الدِّیْنِ ...... الخ کی جو تفسیر پہلے درج کی گئی ہے اس کے مطابق کُھل کر عیاں ہو چکا کہ آنحضور ؐسمیت سب کے سب نبی ،اللہ کے تشریعی نبی تھے۔ غیر تشریعی نبی کوئی بھی نہیں تھا۔ نیز سب کی شریعت ایک تھی۔ کسی ایک نبی کی شریعت بھی کسی دُوسرے نبی کی شریعت سے مختلف یا ناسخ ہر گز نہیں تھی۔

۲۔ محترم امام علیؒ القاری

● یہاں تک تو آپ نے محترم ابنِ عربی کے ارشادات وملفوظات ملاحظہ فرمائے ہیں اب حنفی فقہ کے جیّد امام محترم علیؒ القاری صاحب کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں........ کُتبِ روایات میں آیا ہے کہ آنحضور نے فرمایا تھا:۔ لَوْ کَانَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرُ ۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرتِ عمرؓ نبی ہوتے اِس روائت کی رُو سے کُھل کر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضور کے بعد چونکہ نبیوں کی آمد ختم ہو چکی ہے اِس لئے حضرتِ عمرؓ نبی نہیں ہوئے .... لیکن روایات میں، جن کا مشن ہی آنحضور سلامؐ علیہ کے اقوال میں تضاد و تخالف پیدا کرنا ہے، ایک اور روائت آنحضور کے بیٹے ابراہیم کے متعلق درج ہے، جو بچپن میں فوت ہو گئے تھے، اُن کے متعلق آنحضور نے فرمایا:۔ لَوْ عَاشَ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا = اگر وہ زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی ہوتا۔ محترم امام علیؒ القاری نے اِن دو متضاد روائتوں کو یکجا کر کے اپنی کتاب موضوعاتِ کبیر میں لکھا ہے:۔

● لَوْ عَاشَ اِبْرَاھِیْمُ وَ صَارَ نَبِیًّا وَّ کَذَا لَوْ صَارَ عُمَرُ ؓ نَبِیًّا لَکَانَا مِنْ اَتْبَاعِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ '' (موضوعاتِ کبیر صفحہ ۵۸) .... یعنی اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے۔ اور اِسی طرح اگر حضرتِ عمرؓ نبی ہو جاتے تو یہ دونوں آپ کے مُتّبعین ہی ہوتے۔

● پھر اس وضاحت کیلئے کہ اُن کا نبی ہو جانا آئتِ خاتم النبیّین کے خلاف نہ ہوتا، لکھتے ہیں:۔

● ''فَلَا یُنَاقِضُ قَوْلَہٗ تَعَالٰی خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اِذِ الْمَعْنٰی لَا یَاْتِیْ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ یَنْسَخُ مِلَّتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ اُمَّتِہٖ'' (موضوعاتِ کبیر صفحہ ۵۹) .... یعنی اُن کا نبی ہو جانا اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیّن کے خلاف نہ ہوتا۔ جبکہ اُسکے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ اور آپکی اُمت میں سے نہ ہو۔

۳۔ محترم شاہ ولی اللہؒ صاحب

● اب اسی ضمن میں ملاحظہ فرمایئے شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی کا ارشادِ گرامی آپ نے آئتِ مجیدہ ۳۳/۴۰ کے الفاظ خاتم النبیّین کا ٹھیک معنیٰ لیا ہے مَا خُتِمَ بِهِ النَّبِيُّوْنَ ۔ لیکن اس کے بعد آپ نے بھی شرعی اور غیر شرعی کی تمیز پیدا کر کے تفہیماتِ الٰہیہ میں لکھا ہے:۔

● '' خُتِمَ بِهِ النَّبِيُّوْنَ اَىْ لَا يُوْجَدُ مَنْ يَّاْمُرُهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِالتَّشْرِيْعِ عَلَى النَّاس ''

(تفہیماتِ الٰہیہ صفحہ ۵۳) ترجمہ:۔ آنحضرت پر نبی ختم ہوئے کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں ہو سکتا جسے اللہ تعالیٰ شریعت دے کر لوگوں کی طرف مامور کرے...... خدا جانے خُتِمَ بِهِ النَّبِيُّوْنَ کا یہ معنیٰ کس طرح لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غیر تشریعی نبی مامور ہوتے رہیں گے۔)

۴۔ محترم مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی

● مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے بھی دافع الوسواس میں ایسا ہی لکھا ہے کہ:۔

● ''بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، یا زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، کسی مجرّد نبی کا ہونا محال نہیں۔ بلکہ صاحبِ شرعِ جدید البتہ ممتنع ہے'' (دافع الوسواس فی اثرِ ابنِ عباس ایڈیشن جدید صفحہ ۱۶)

۵۔ محترم نواب صدیق الحسنؒ صاحب

● اِسی ضمن میں محترم نواب صدیق الحسن صاحب نے لکھا ہے:۔

● ''حدیث لَا وَحْیَ بَعْدَ مَوْتِیْ بے اصل ہے۔ ہاں لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ آیا ہے۔ اِس کے معنی نزدیک اہلِ علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہیں لائے گا۔'' (اقتراب الساعة صفحہ ۱۶۲)

۶۔ محترم نانوتوی صاحب 'ایک نئی اصطلاح

● مسئلہ خاتم النبیّن کے ضمن میں محترم محمد قاسم صاحب نانوتوی بانئے مدرسہ دیوبند نے تحذیر الناس میں باقتباسِ ذیل نبی الانبیاء کی ایک نئی اصطلاح پیش کی ہے۔

ا۔ ● آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، موصوف بوصفِ نبوّت بالذّات ہیں۔اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوّت بالعرض ہیں۔ اوروں کی نبوّت آپ کا فیض ہے۔ مگر آپ کی نبوّت کسی اور کا فیض نہیں۔ اِس طرح آپ پر سلسلۂ نبوّت (وصف بالذات) مختتم ہو جاتا ہے غرضیکہ جیسے آپ نبی اللہ ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں"۔(تحذیر الناس صفحہ ۳۔۴)

اِسی ضمن میں آپ آگے چل کر لکھتے ہیں:۔ ۲۔ ● "بالفرض اگر بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیّت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔" (تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

کیا نبی الانبیاء کی اِصطلاح از روئے قرآن کریم صحیح ہے

● پچھلے صفحوں کے اقتباسات میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ نبیوں کی آمد کو ۳۳/۴۰ کے خلاف جاری ماننے کیلئے تشریعی اور غیر تشریعی انبیاء کی خانہ زاد اصطلاح کا سہارا لیا گیا ہے۔ اور اوپر والے محترم نانوتوی صاحب کے اقتباس ا میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ آنحضورؐ کے متعلق نبی الانبیاء کی غیر قرآنی اصطلاح کا سہارا لے کر نبوت بوصف ذاتی اور نبوت بوصفِ عرضی کا شاخسانہ کھڑا کیا گیا ہے۔ حالانکہ قرآنِ کریم میں آپ کے خاتم النبیّین ہونے کی تصدیق کے طور پر آنحضور کو قیامت تک کی نوعِ انسانی کا رسول تو کہا گیا ہے ۔۱۵۸ /۷۔ مگر آپ کو نبیوں کا نبی کہیں نہیں بتایا۔ اور ایسا ہو تا بھی کس طرح، جبکہ ۸۴ تا ۹۰ /۶ میں اٹھارہ نبیوں کے نام لے کر آنحضور کو حکم دیا گیا ہے:۔ **فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ** ۹۰ /۶۔ اے رسول! آپ اُن کی ہدائت کی اقتداء فرمائیں۔ اِس آئت میں تقدّم و تاخّرِ زمانی کے لحاظ سے آنحضور کو سابقہ انبیاء کی ہدائت کا مقتدی اور سابقہ انبیاء کو آنحضور کا مقتداء بتایا گیا ہے۔ تو اب غور طلب یہ امر ہے کہ مقتدی اپنے مقتداؤں کا نبی کِس طرح ہو سکتا ہے۔ یعنی انہیں ہدایت کی خبر دینے والا۔ نیز جب آنحضور سابقہ انبیاء میں سے کسی ایک کے زمانہ میں بھی موجود نہیں تھے۔ تو پھر آپ اُن کو خبر دینے والے یعنی نبی الانبیاء کِس طرح ہو سکتے ہیں؟

۷۔ حضرت شیخ عبد القادرؒ جیلانی۔ ایک اور اِصطلاح

● قبل ازیں آپ تشریعی اور غیر تشریعی انبیاء اور نبی الانبیاء کی غیر قرآنی اصطلاحات ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب انبیاء الاولیاء کی ایک اور اِصطلاح ملاحظہ فرمائیں۔ الیواقیت والجواہر میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمت اللہ علیہ کا قول درج ہے:۔

● "اِنَّ الْحَقَّ تَعَالٰی یُخْبِرُنَا فِیْ سَرَآئِرِنَا مَعَانِیْ کَلَامِہٖ وَ کَلَامِ رَسُوْلِہٖ وَ یُسَمّٰی صَاحِبُ ھٰذَا الْمَقَامِ اَنْبِیَآءِ الْاَوْلِیَاءِ " (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۵، وشرح الشرح العقائد نسفی حاشیہ صفحہ ۴۴۵)

(ترجمہ) بیشک اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری پوشیدگیوں میں اپنے اور اپنے رسول کے کلام کے معانی سے آگاہ کرتا ہے۔ اور اس مقام والے کو انبیاءُ الاولیاء کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

● یعنی اس اقتباس میں انبیاء الاولیاء کی ایک اور اصطلاح کے ضمن میں اولیاء اللہ کا بلند ترین درجہ ولیوں کے نبیوں کا بتایا گیا ہے۔ غرض یہ کہ کسی نہ کسی اصطلاح کے ماتحت آمدِ انبیاء کا اجراء منوایا جائے۔ اور ۳۳/۴۰ میں جو انبیاء کی آمد کو ختم کرنے کی خبر دی گئی ہے، اُسے صرف تشریعی انبیاء کی خانہ زاد اصطلاح کے ماتحت رکھا جائے۔ انبیاء الاولیاء کی اصطلاح پر غور کرنے کیلئے پہلے قرآنِ کریم کی رُو سے اولیاء اللہ کی تعریف ملاحظہ فرمائیں:۔

● اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝

۱۰/ ۶۳-۶۲ = بیشک اللہ کے دوست (اولیاء اللہ) وہ ہیں کہ نہ اُنہیں مستقبل کا کوئی خوف ہوتا ہے نہ ماضی کا غم۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ضابطۂ خداوندی پر ایمان لاتے اور ہر قسم کے داخلہ اور خارجہ خطرات سے بچاؤ کے سامان مہیّا کرتے ہیں ...... دیکھئے! اِس آئت مجیدہ کی رُو سے اولیاء اللہ وہ ہیں جو ہر قسم کے خطرات سے بچاؤ کیلئے عملی اقدام کرتے ہیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر قسم کے خوف و حُزن سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ نہ داخلی انتشار کا خوف ہوتا ہے نہ بیرونی حملے کا .... افسوس ہے کہ اولیاء اللہ کی اس قرآنی تعریف کے خلاف اولیاء اللہ ٹھہرالیا گیا ہے خانقاہ اور حجرہ نشین حضرات کو، جو کسی قسم کے بچاؤ کا اہتمام ہرگز نہیں کرتے۔ حتّٰی کہ جب ۱۹۴۷ء میں مشرقی پنجاب سے انتقالِ آبادی عمل میں آیا اور مسلمانوں کے مہاجر قافلوں پر غیر مسلموں کے قاتلانہ حملوں کا خوف طاری ہوا۔ تو اُس وقت مرید معہ اپنے پیروں کے، جنہیں اولیاء اللہ کہا جاتا ہے دونوں ہی خوف میں مبتلا تھے۔ یعنی مرید بھی بستر اٹھائے خوف وہراس کے عالم میں پاکستان آرہے تھے۔ اور پیر صاحبان (یعنی اولیاء اللہ) بھی خوفزدہ ہو کر سر پر بستر اُٹھائے پاکستان کے دار الامان کی طرف بھاگے آرہے تھے۔

۸۔ حضرت عبد الکریم جیلانیؒ

● حضرت عبد الکریم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کے متعلق اپنے مخصوص انداز میں لکھا ہے:۔

۱۔ ● " كُلُّ نَبِيٍّ وَلَايَةٍ اَفْضَلُ مِنَ الْوَلِيِّ مُطْلِقًا وَّ مِنْ ثُمَّ قِيْلَ بَدَايَةُ النَّبِيِّ نَهَايَةُ الْوَلِيِّ فَافْهَمْ وَ تَأَمَّلْهُ قَدْ خَفِيَ عَلَى كَثِيْرٍ مِّنْ اَهْلِ مِلَّتِنَا " (الانسان الکامل ۸۵) ترجمہ:۔ ہر نبی ولائت کی رُو سے ولی مطلق سے افضل ہے۔ اور پھر اسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ نبی کی ابتداء ولی کی انتہا ہے۔ پس سمجھ لے اور اس پر غور کر۔ پس بلاشبہ (یہ نکتہ) ہماری مِلّت کی اکثریت سے مخفی رہا ہے۔ (اس سے آگے لکھا ہے):۔

۲۔ ● اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ وَ نُبُوَّتَهُ نُبُوَّةُ الْوِلَايَةِ كَالْخِضْرِ فِيْ بَعْضِ الْاَقْوَالِ وَ كَعِيْسٰى اِذَا نَزَلَ اِلَى الدُّنْيَا فَاِنَّهُ لَا يَكُوْنُ لَهُ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ وَ كَغَيْرِهٖ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْل (الانسان الکامل صفحہ ۸۵)

(ترجمہ) بیشک بہت سے انبیاء کی نبوّت نبوت الولائت تھی۔ جیسے کہ بعض اقوال میں خضرؑ کی نبوّت۔ اور جیسے کہ عیسیٰ کی نبوّت جب وہ دُنیا میں نازل ہوں گے۔ تو بلاشبہ اُن کی نبوّت تشریعی نہیں ہو گی۔ اور جیسے کہ اُن کے سوا بنی اسرائیل کے دوسرے نبی (غیر تشریعی نبی) تھے۔

دیکھا آپ نے کہ:۔

● ہماری سابقہ کتابوں میں کِس طرح بڑے بڑے بزرگوں کے حوالہ جات سے غیر تشریعی نبیوں کی آمد کا ثبوت بھی موجود ہے۔ اور بانداز خصوص حضرتِ عیسیٰ کے غیر تشریعی نبی، یعنی نبی ولائت کی صورت میں نازل ہونا بھی درج ہے تو پھر کیا اِن مندرجات سے نِکھر کر عیاں نہیں ہوتا کہ مرزا صاحب کے دعویٰ مسیح موعود اور نبوّتِ غیر تشریعی کیلئے سابقہ کتابوں میں تو صدیوں سے میدان ہموار کیا جا چکا تھا۔ تو اِس طرح ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جو لوگ مذکورہ بالا کتابوں کے مندرجات کو اپنے بزرگوں کے اقوال و ملفوظات تسلیم کرتے ہیں، وہ احمدی حضرات کے اِس اصولی نظریہ کو کیوں تسلیم نہیں کرتے کہ غیر تشریعی نبی، انبیاء الاولیاء قیامت تک آتے رہیں گے۔ جن میں سے ایک مسیح موعود ہو گا۔ ذیل میں مزید ملاحظہ فرمائیں کہ حضرتِ عیسیٰ سلامؑ علیہ کے متعلق ابنِ عربی رحمت اللہ علیہ نے کھل کر لکھ دیا ہوا ہے:۔

● "عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْزِلُ فِيْنَا حَكَمًا مِّنْ غَيْرِ تَشْرِيْعٍ وَ هُوَ نَبِيٌّ بِلَا شَكٍّ (فتوحاتِ مکیہ جلد اول صفحہ ۵۷۰)

(ترجمہ) عیسیٰ علیہ السلام ہم میں حَکَم کی صورت میں بغیر شریعت نازل ہوں گے۔ اور وہ بے شک نبی ہوں گے .... اب مرزا صاحب نے صرف اتنی سی تبدیلی تو کی ہے کہ وہ آنے والا عیسیٰ مسیح نہیں، بلکہ مثیلِ مسیح ہو گا۔ اور وہ میں ہُوں۔

۸۔ امام عبد الوہابؒ شعرانی

● نام نہاد غیر تشریعی انبیاء کی آمد سے متعلقہ اصولی بحث کے ضمن میں امام عبد الوہاب شعرانی کا قول الیواقیت والجواہر میں بالفاظِ ذیل درج ہے:-

۱۔ ● "فَاِنَّ مُطْلَقَ النُّبُوَّةِ لَمْ تَرْفَعْ وَاِنَّمَا ارْتَفَعَ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ (الیواقیت والجواہر صفحہ ۲۷) ترجمہ:- بلاشبہ مطلقاً نبوّت نہیں اُٹھ گئی۔ اور بلاشبہ صرف تشریعی نبوت اُٹھ گئی ہے........ امام شعرانی ہی کا دوسرا قول یہ ہے:۔

۲۔ ● "وَقَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ الْمُرَادُ بِهٖ لَا مُشَرِّعٌ بَعْدِیْ" :-
(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس قول سے، کہ میرے بعد نہ کوئی نبی ہے نہ رسول، مراد یہ ہے کہ میرے بعد کوئی شریعت لانے والا نبی اور رسول نہیں ہو گا........ اِسی کے ضمن میں حضرت عبد الکریم جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا ایک اور قول ملاحظہ فرمائیں:۔

● "فَانْقَطَعَ حُكْمُ نُبُوَّةِ التَّشْرِيْعِ بَعْدَهٗ وَكَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ لِاَنَّهٗ جَآءَ بِالْكَمَالِ وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ بِذَالِكَ ۔ (الانسان الکامل جلد اول صفحہ ۷۶) ترجمہ:- آنحضرت کے بعد تشریعی نبوّت کا حکم منقطع ہو چکا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین ہیں۔ یہ اس لئے کہ آپ مکمل شریعت لے کر آئے تھے۔ اور آپ کے سوا اس کے ساتھ کوئی اور نہیں آیا........ اِس اقتباس میں بھی خاتم النبیّین کے قرآنی تصوّر کو تشریعی اور غیر تشریعی نبوّت کے دائرہ میں محدود کر کے نبیوں کی آمد کا دروازہ کھُلا رکھا گیا ہے۔ افسوس ہے کہ ۱۳/۴۲ کے جس خداوندی فیصلے میں اعلان کیا گیا ہے کہ سب نبیوں کو ایک ہی دین اور ایک ہی شریعت دی گئی تھی۔ آنحضور کی شریعت کو کامل اور باقی انبیاء کی شریعتوں کو غیر کامل قرار دے کر اِس کی کھُلی مخالفت کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ آئت مجیدہ ۱۳/۴۲ کی تفصیلی بحث اس مضمون کے شروع میں ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ آنحضور کو وُہی دین اور شریعت دی گئی تھی جو نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو دی گئی تھی۔ نیز آیات ۸۴ تا ۹۰ / ۶ پر بحث بھی آپ پہلے ملاحظہ فرما چکے ہیں جس میں آنحضور کو سابقہ انبیاء کی ہدائت کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے۔ پس ان قرآنی فیصلوں کی موجودگی میں آنحضور اور باقی انبیاء کی شریعتوں میں کامل اور غیر کامل کی تمیز پیدا کرنے کی وجہ اس کے سوا معلوم نہیں ہوتی کہ اِس کی آڑ میں آنحضورؐ کے بعد نبیوں کی آمد کا دروازہ کھُلا رکھا جا سکے۔ العیاذُ باللہ!

۹۔ مُلّا رومی رحمتہ اللہ علیہ

● قرآن کہتا ہے کہ نبوّت کسی نہیں وہبی ہے:- اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسٰلَتَہٗ .... اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کسے عطا کرے۔ لیکن جیسے کہ مرزا صاحب کا نظریہ تھا کہ آنحضور کی اطاعت سے درجہ نبوّت بھی مل سکتا ہے۔ اِس کی تائید مُلّا رومیؒ کے اس شعر میں ملاحظہ فرمائیں:- ؎

مکر کُن در راہِ نیکو خدِمتے تانبوّت یابی اندر اُمّتے (مثنوی مُلّا رومی دفتر اوّل صفحہ ۵۳)

(ترجمہ) خدا کی راہ میں نیکی بجالانے کی ایسی تدبیر کر کہ تجھے اُمّتِ محمدی میں نبوّت مل جائے۔

دیکھا آپ نے

● یہ ہیں بزرگوں کے ملفوظات، جن کے مطابق نبیوں کی آمد کا وہ دروازہ غیر تشریعی کے قرآن دشمن نظریہ کے مطابق صدیوں سے کھُلا پڑا ہے، جس میں سے محترم مرزا صاحب اور دیگر حضرات غیر تشریعی نبی کے دعوے کیساتھ آئے تھے۔ اور آتے رہیں گے۔

معذرت

● آخیر پر پھر عرض کی جاتی ہے کہ ہمارا تبصرہ چونکہ کتاب کے مندرجات پر ہے۔ اِس لئے بزرگوں کا احترام قائم رکھنے کے لئے اِس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ مذکورہ بالا مندرجات کو مذکورہ بالا بزرگوں کی طرف منسوب محض تسلیم کیا جائے۔ (مَا عَلینَا اِلاَّ البلاغ)

(نوٹ) جُملہ اقتباسات جو اِس مضمون میں پیش کئے گئے ہیں وہ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی کتاب "مودودی صاحب کے رسالہ ختمِ نبوّت پر علمی تبصرہ" سے لئے گئے ہیں۔